ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

مع حاشیہ

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار لاہور

(بقیہ صفحہ ۴۹۳) خدمت میں عرض کیا ایک بار کفار نے حضور سے اصحاب کہف کے بارے میں دریافت کیا تو حضور نے فرمایا۔ کل بتائیں گے مگر چالیس دن یا پندرہ دن بالکل وحی نہ آئی۔ پھر جب جبریل امین وحی لے کر آئے تو حضور نے ان سے فرمایا کہ اتنی دیر میں کیوں آئے۔ انہوں نے عرض کیا بندہ مامور ہوں۔ جب حکم ہوتا ہے حاضر ہوتا ہوں۔

ا۔ سامنے سے مراد آخرت' پیچھے سے دنیا' درمیان سے مراد ازل سے ابد تک کی خبریں اور حالات ہیں ۲۔ اس سے معلوم ہوا کہ خوشی و غم ہر حال میں ہمیشہ عبادت

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا
اور جبریل نے محبوب سے عرض کی ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا جو
خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝۶۴ رَبُّ
ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے[1] اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ
آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کا مالک تو اسے پوجو اور اس کی بندگی پر
لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝۶۵ؑ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ
ثابت رہو[2] کیا اس کے نام کا دوسرا جانتے ہو[3] اور آدمی کہتا ہے کہ
ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝۶۶ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ
کیا جب میں مر جاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤں گا[4] اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ۝۶۷ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ
ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا اور وہ کچھ نہ تھا[5] تو تمہارے رب کی قسم[6] ہم انہیں
وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝۶۸ۚ ثُمَّ
اور شیطانوں سب کو گھیر لائیں گے[7] اور انہیں دوزخ کے آس پاس حاضر کریں گے گھٹنوں
لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ
کے بل گرے۔ پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے[8] جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ بیباک
عِتِيًّا ۝۶۹ۚ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝۷۰
ہو گا[9] پھر ہم خوب جانتے ہیں جو اس آگ میں بھوننے کے زیادہ لائق ہیں[10]
وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝۷۱ۚ
اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو[11] تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی
ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝۷۲
بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچا لیں گے[12] اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے[13]

کرنی کمال ہے' اور یہی محبوب ہے۔ صرف خوشی یا صرف غم میں عبادت کرنی کمال نہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے ۳۔ رب کی شان' کہ کفار نے بھی اپنے کسی بت کا نام اللہ نہ رکھا تھا فرمایا جا رہا ہے کہ جب نام میں بھی کوئی رب کا شریک نہیں تو کام میں کیسے شریک ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور سے پہلے کسی نبی یا ولی کا نام محمد نہ رکھا۔ حضور کا یہ مبارک نام بھی اچھوتا رہا ۴۔ شان نزول' یہ آیت ولید بن مغیرہ اور ابی بن خلف کے متعلق نازل ہوئی جو مرنے کے بعد زندگی کے منکر تھے ۵۔ یعنی اے ولید جب تجھے اللہ پہلی بار نیست سے ہست کر چکا۔ تو کچھ نہ تھا تجھے سب کچھ کر چکا تو تیرے مرنے کے بعد دوبارہ زندگی بخشنا کیا مشکل ہے۔ ایجاد مشکل ہوتی ہے' دوبارہ بنانا آسان ۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب کے ایسے محبوب ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قسم فرماتا ہے حضور کی نسبت سے یعنی تمہارے رب کی قسم۔ ۷۔ معلوم ہوا کہ جس کو جس سے تعلق ہو گا اسی کے ساتھ حشر ہو گا شیطان والوں کا حشر شیطانوں کے ساتھ اولیاء اللہ کے غلاموں کا حشر اولیاء اللہ کے ساتھ اس لئے انسان کو چاہیے کہ اچھوں سے تعلق رکھے۔ قیامت میں ہر کافر اپنے اس شیطان کے ساتھ بندھا ہو گا جو دنیا میں اس کا قرین تھا ۸۔ یعنی قیامت کے بعد دوزخ میں جاتے ہوئے عوام کفار اپنے سرداروں کے ساتھ بندھے ہوں گے مگر بعد میں انہیں علیحدہ کر دیا جائے گا تاکہ سرداران کفر کو علیحدہ درجہ میں رکھا جائے اور ماتحت لوگوں کو علیحدہ درجہ میں ۹۔ کفر اگرچہ یکساں ہے اَلْكُفْرُ مِلَّةٌ وَّاحِدَةٌ مگر کفار مختلف قسم کے ہیں۔ ہر قسم کے کافر کو اس قسم کا عذاب ہو گا جس کا وہ مستحق ہے۔ ابو طالب اور ابو جہل عذاب میں برابر نہیں ہو سکتے کہ وہ حضور کے خادم تھے اور ابو جہل حضور کا دشمن' سرداران کفر کو عام کفار سے اس لئے نکالا جائے گا کہ انہیں عذاب سخت ہو گا ۱۰۔ یعنی ہم جانتے ہیں کہ کون کافر کس طبقہ کے لائق ہے اسے وہاں ہی بھیجا جائے گا۔ اور کون پہلے پھینکا جائے گا اور کون بعد میں ۱۱۔ کیونکہ دوزخ جنت کے راستہ میں ہے۔ دوزخ پر پل صراط ہے سب وہاں سے گزریں گے۔ کفار پار نہ لگ سکیں گے۔ مومن پار لگ جائیں گے کوئی نور نظر کی طرح کوئی ہوا کی طرح' کوئی تیز گھوڑے کی طرح گزریں گے۔ ۱۲۔ یعنی مسلمانوں کو پل صراط پر بھی دوزخ کی گرمی نہ چھوئے گی بلکہ دوزخ کی آگ پکارے گی کہ اے مومن جلد گزر جا تیرے نور نے میری لپٹ بجھا دی ۱۳۔ جو پل صراط سے پھسل کر دوزخ میں گر جاویں گے کافر وہاں ہمیشہ رہیں گے اور بعض گنہگار مومن جو گر جائیں گے اپنی سزا بھگت کر نکال دیئے جائیں گے۔ یہاں ظالم سے مراد کافر ہے اور چھوڑ دینے سے مراد ہمیشہ وہاں رکھنا ہے۔